پاکستانی جامعات میں تدریس حدیث

ڈاکٹر حافظ محمود اختر*

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ آئین پاکستان کی دفعہ نمبر 31 کی رو سے ملک میں اسلامیات کی تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے۔اس آرٹیکل کی رو سے حکومت پاکستان پر ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ مسلمانان پاکستان کی دینی تعلیم وتربیت کے لیے اہتمام کرے۔ اس سلسلے میں مختلف اوقات میں احکام جاری ہوتے رہے۔ میٹرک، ایف اے اور بی اے کی سطح تک آرٹس، کامرس ،سائنس ،میڈیکل ،فارمیسی، اور انجنیئر نگ کے شعبے میں اسلامیات کو لازمی مضمون کے طور پر شامل نصاب کیا گیا۔

قرآن حکیم اور حدیث نبوی اسلام کی اصل اساس ہیں۔قرآن اصل ہے اور حدیث نبوی اس کی عملی شکل ہیں۔قرآن مجید وحی متلو ہے تو حدیث وحی غیر متلو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ آگاہ ہو جاؤ کہ مجھ پر قرآن نازل ہوا اور اس جیسی ایک اور چیز۔ نازل ہونے وہ دوسری چیز حدیث نبوی ہے۔قرآن مجید کے الفاظ اور متن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالی نے اپنے اوپر لیا تھا اور اس کا ظاہری اہتمام ہر زمانے اور ہر علاقے کے مسلمانوں نے کیا جبکہ اس کے معانی ومفاہیم کی حفاظت حدیث نبوی نے کی۔ اگر حدیث نبوی نہ ہوتو ہر کوئی اپنی مرضی سے قرآن کی تفسیر کرنے لگ جائے اور قرآن اختلاف کا شکار ہو کر رہ جائے

قرآن مجید میں بہت سی آیات ہیں جن میں قرآن اور حدیث کا تعلق واضح کیا گیا ہے۔سورۃ النحل میں ارشاد ہے۔ وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم [1] (اور ہم نے آپ پر یہ نصیحت اتاری ہے تاکہ اسے تشریح وتوضیح سے کھول کر لوگوں پر ظاہر کر دیں۔ نبی کریم ﷺ قرآن مجید کی تشریح وتوضیح کے منصب پر فائز تھے۔

---

* پروفیسر ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب لاہور

سورۃ النحل میں ارشاد ہے۔ وما انزلنا علیک الکتب الالتبین لھم الذی اختلفوا فیہ ۲ (اور ہم نے آپ پر یہ کتاب اس لئے نازل کی ہے کہ جس امر میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں آپ اس کو ان پر واضح کر دیں۔ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 165 میں تشریح قرآن میں نبی کریم صلی اللہ کی بیان کردہ تشریح کی اہمیت کو اس طرح وضح کیا گیا ہے کہ لقد من اللہ علی المئومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم مبتلواعلیھم ایتہ ویزکیھم ولیعلمھم الکتب والحکمتہ تحقیق اللہ نے مومنوں پر یہ احسان فرمایا ہے کہ ان میں ایک رسول بھیجا جو ان لوگوں پر آیات (قرآن) کی تلاوت فرماتے ہیں ان کے نفوس کا تزکیہ کرتے ہیں انہیں کتاب الٰہی یعنی قرآن کی تعلیم دیتے ہیں اور حکمت سکھاتے ہیں۔ اس مو ضوع کی آیات سورۃ البقرہ اور سورۃ الجمعۃ میں بھی موجود ہیں۔ قرآن مجید کی دیگر آیات میں قرآن مجید اور حدیث نبوی کو لازم وملزوم قرار دیا گیا ہے۔ سورۃ النساء میں فرمایا انا انزلنا الیک الکتب بالحق لتحکم بین الناس بماارٰک اللہ ۳ (ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ اسطرح کریں جس طرح اللہ نے آپ کو دکھایا ہے۔ سورۃ الاحزاب میں فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ ۴ (البتہ تحقیق تمہارے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ حیات موجود ہے۔ سورۃ الحشر میں فرمایا وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا ۵ جو مال یا جو حکم تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیں، لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ۔ اسی بنیاد پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خذوا عنی مناسککم ۶ تم مناسک مجھ سے سیکھا کرو۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ وانزل اللہ علیک الکتب ولحکمتو اوعلمک مالم تکن تعلم ۷ اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت نازل کی ہے۔ اور آپ کو وہ کچھ سکھایا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے۔ دوسرے مقام پر فرمایا واذکر وانعمۃ اللہ علیکم وما انزل علیکم من الکتب والحکمۃ یعظکم بہ ۸ (اللہ کی نعمتیں یاد کرو اور اس کتاب وحکمت کو بھی یاد کرو جو اس نے آپ پر اتاری ہے کہ وہ اس سے تمہیں نصیحت کرتا رہتا ہے

قرآن مجید میں اطاعت نبوی کو اطاعت الٰہی کہا گیا۔ فرمایا

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۹؎ (جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ ہی کی اطاعت کی۔) ومن یطع اللہ ورسولہ یخش اللہ و یتقہ فاولئک ھم الفائزون ۱۰؎ اور جو کوئی اطاعت کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی اور اللہ سے ڈرتا اور اس کی نافرمانی سے ڈرتا ہے تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما ۱۱؎ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی۔ وان تطیعوہ تھتدوا ۱۲؎ (اگر اللہ کے نبی کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے)۔

اس کے برعکس اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کو گمراہی اور جہنم میں جانے کا ذریعہ بتایا۔ ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا ۱۳؎ (جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی یقیناً وہ بڑا واضح گمراہ ہو گیا۔) ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ لھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ماتولی ونصلہ جھنم ۱۴؎ جس نے ہدایت کے واضح ہو چکنے کے بعد بھی نبی اکرم ﷺ کے راستے کی مخالفت کی اور مومنین کے راستے کے علاوہ کسی اور راستے پر چلا تو کوئی جدھر کو چلنا چاہتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلا دیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت کو مسلمانوں کے اتحاد و یک جہتی کا سبب اور بنیاد قرار دیتے ہوئے فرمایا۔ واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتزھب ریحکم و اصبروا ان اللہ مع الصٰبرین ۱۵؎ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ نبی کریم ﷺ کے ارشادات بھی اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ قرآن اور حدیث درحقیقت نہیں۔ حافظ ابن عبدالبر نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ان تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنتی ۱۶؎ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں تم اگر انہیں مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ یہ دو چیزیں اللہ کی کتاب اور میری سنت ہیں۔ بیہقی نے مدخل میں حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں تم میں

دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ انہیں اختیار کرنے کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ یہ دو چیزیں کتاب اور میری سنت ہیں۔ ان دونوں میں جدائی ہرگز نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ یہ دونوں حوض کوثر پر وارد ہوں۔ معجم طبرانی اوسط میں حضرت جابر سے روایت ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص کے پاس میری حدیث پہنچی اور اس نے اسے جھٹلایا تو اس نے صرف میری حدیث ہی کو نہیں جھٹلایا بلکہ اس نے تین چیزوں کو جھٹلایا۔ اللہ کی کتاب کو اس کے رسولؐ کی سنت کو اور اس شخص کو جس نے یہ حدیث بیان کی۔

پاکستانی تعلیمی اداروں میں اسی فکری اور نظریاتی پس منظر میں قرآن مجید کے ساتھ ساتھ احادیث نبویہ بھی نصابات کا حصہ بنائی گئی ہیں۔ مطالعہ اسلامیات یا اسلامیات کی نصاب سازی کی جب بھی بات ہو اس میں قرآن مجید کے ساتھ حدیث اور سنت نبویؐ لازماً شامل سمجھی جاتی ہے۔ میٹرک کے نصاب میں بیس احادیث شامل ہیں۔ یہ نصاب پورے پاکستان میں نافذ ہے۔ ان بیس احادیث میں بالکل مختصر احادیث شامل ہیں۔ موضوعات کے اعتبار سے ان میں عقائد، عبادات، باہمی تعلقات، علم، امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور انسان کی نفع رسائی کے بارے میں ہیں۔

بی۔ اے سطح پر تدریس حدیث:

پنجاب یونیورسٹی میں بی اے اسلامیات کا نصاب بہت طویل عرصے سے (تقریباً 30 سے 35 برس سے بھی زیادہ عرصہ سے) بغیر کسی تبدیلی کے نافذ چلا آ رہا تھا۔ اس میں جزوی کمی تو ہوئی لیکن بنیادی طور پر نصاب کا ڈھانچہ وہی رہا جو ایک طویل عرصہ سے نافذ تھا۔ دو برس بیشتر 2001ء میں ہمہ گیر تبدیلی عمل میں آئی۔ طویل عرصہ سے نافذ نصاب میں احادیث کی تعداد 60 تھی۔ اس میں مشکوٰۃ المصابیح کی 'کتاب الآداب' سے لی گئی منتخب احادیث شامل تھیں۔ یہ احادیث نہایت ہی مختصر تھیں۔ زیادہ سے زیادہ دس احادیث ایسی تھیں۔ جو چار پانچ سطروں میں لکھی جا سکتی تھیں۔ اکثر احادیث ایک یا زیادہ سے زیادہ دو سطروں پر مشتمل تھیں۔ نئے نصاب میں حدیث کی مختلف کتابوں سے حاصل شدہ 60 احادیث شامل کی گئی ہیں۔ ان احادیث میں مضامین کے اعتبار سے بھی تنوع ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ بی اے کے ایک طالب علم کو اسلام کی جن امتیازی تعلیمات کے بارے

میں معلوم ہونا چاہیے اور جن احادیث کا انسان کی عملی زندگی سے تعلق ہے، شامل کی گئی ہیں۔ان احادیث کا تعلق معاشرت، معیشت اور سیاست کے ساتھ ہے۔اس انتخاب کو اساتذہ کے حلقوں میں خاصا پسند کیا گیا ہے۔ بعد میں اساتذہ کی طرف سے خطوط موصول ہوئے کہ انہیں نصابات پڑھانے کے لیے جو وقت میسر آتا ہے وہ نہایت قلیل اور مختصر ہوتا ہے جب کہ احادیث کی تعداد بہت زیادہ ہے۔اس لئے بورڈ آف سٹڈیز نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ برس سے احادیث کی تعداد 60 سے کم کر کے 45 کر دی جائے۔احادیث کی تعداد کم کرتے ہوئے اس بات کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ ایک ہی مضمون کی دو احادیث کی تشریح میں بھی پڑھا جا سکتا ہے۔یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے 2001ء پاکستان بھر کی یونیورسٹیوں کے سنئیر اساتذہ کی کمیٹی کے ذریعے ایم اے اور بی اے کا نصاب مرتب کیا ہے۔اس میں بی اے کا نصاب کم و بیش پنجاب یونیورسٹی کے نصاب کے مطابق ہی ہے۔البتہ ساٹھ احادیث کے انتخاب میں فرق ہے۔ یہ انتخاب صحاح ستہ اور دیگر معتبر کتب حدیث سے کیا گیا ہے ان حدیث کی تفصیل یوں ہے۔ کتاب بدء الوحی کی تین، ایمانیات میں گیارہ، العلم سے گیارہ، ارکان اسلام سے چار، مناقب وفضائل سے آٹھ، صلوٰۃ سے دو، زکوٰۃ سے سات، الصوم سے چار، الحج سے پانچ، معاملات میں سے پانچ احادیث شامل ہیں احادیث کا یہ انتخاب نہایت ہی جامع ہے۔ ۷۲

ایم۔اے سطح پر تدریسِ حدیث:

پاکستانی جامعات میں ایم اے کیلئے حدیث شریف کا نصاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ یہ تین حصے اصول حدیث، تاریخ حدیث اور متن حدیث ہیں۔اول الذکر دو حصوں کیلئے پندرہ تا بیس بیس نمبر اور متن کیلئے 60 سے 70 نمبر مختص ہیں۔البتہ کراچی یونیورسٹی کے کلیہ معارف اسلامیہ کے شعبہ القرآن والحدیث میں، حدیث کے نصاب میں اصول حدیث اور تاریخ حدیث کا ذکر موجود نہیں ہے۔صرف متن حدیث ہی شامل نصاب ہے۔

اصول حدیث میں حافظ ابن حجر عسقلانی کی شرح نخبۃ الفکر سبھی یونیورسٹی میں نصابی اور لازمی کتاب کے طور پر شامل ہے۔ پنجاب یونیوسٹی کے اس حصے کے نصاب میں باقی

یونیورسٹیوں کے مقابلے میں یہ منفرد بات ہے کہ یہاں علم اصول حدیث کا تعارف، ارتقاء اور مختصر تعارف اور اہمیت کے علاوہ اس موضوع کی اہم کتب مثلاً شرح نخبۃ الفکر، الکفایہ، محمود الطحان کی کتاب مصطلح الحدیث شامل ہے۔

پاکستانی جامعات کے نصاب ہائے حدیث میں متن میں بعض جگہ اپنے اپنے مقام پر الگ الگ نصابات متعین کرنے کی بجائے دوسری یونیورسٹیوں کے نصابات کا تتبع بھی کیا گیا ہے۔ مثلاً بی اے کے نصاب میں پنجاب یونیورسٹی اور یو جی سی کا نصاب 90% تک یکساں ہے۔ ایم اے میں پنجاب یونیورسٹی اور آزاد کشمیر یونیورسٹی کا نصاب تقریباً ایک ہی ہے۔ لیکن باقی یونیورسٹی میں ہر جگہ اپنی اپنی انفرادیت موجود ہے۔

البتہ اصول حدیث اور تاریخ حدیث میں تقریباً سو فیصد حد تک نصابات بالکل یکساں ہیں۔ ان میں بعض جگہ الفاظ میں فرق پایا جاتا ہے۔ کہیں اجمال ہے اور کہیں الفاظ میں تفصیل بھی بیان کر دی گئی۔ لیکن بنیادی طور پر تمام یونیورسٹیوں میں اصول حدیث اور تاریخ حدیث کی حد تک تمام نصابات ایک ہی ہیں۔ الفاظ اور مقاصد میں یکسانی دکھائی دیتی ہے۔ تاریخ حدیث میں حدیث کے معانی واقسام، اس کی ضرورت واہمیت، علم حدیث کا نشو نما وارتقاء عہد نبوی تا عہد تدوین کی پوری تفصیل تمام یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل ہے۔ منکرین حدیث اور مستشرقین کے حدیث کے بارے میں نقطہ نگاہ اور ان کے دلائل کا بڑی حد تک احاطہ کرتے ہوئے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ بعض یونیورسٹیوں میں یہ عنوان باقاعدہ طور پر شامل کیا گیا ہے کہ منکرین کے اعتراضات کا رد'' جبکہ بعض دوسری یونیورسٹیوں میں اس عنوان کا ذکر کرنے کے بجائے یوں لکھا گیا ہے'' حفاظت حدیث کے بارے میں بعض اشکالات کا جائزہ۔''

نصاب کے اس حصے میں نقد حدیث، علم جرح وتعدیل، فتنہ وضع حدیث کا بھی مطالعہ کروایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ برصغیر میں خدمات حدیث کا عنوان بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس پہلو سے اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کا نصاب اپنے اندر یہ انفرادیت رکھتا ہے کہ اس میں برصغیر کے نامور محدثین کرام کے نام باقاعدہ طور پر شامل کئے گئے ہیں کہ ان کی خدمات حدیث کا مطالعہ کیا

جائے ان محدثین کرام میں مندرجہ ذیل محدثین شامل ہیں۔شاہ ولی اللہ، شیخ عبدالحق محدث دھلوی، شاہ عبدالعزیز، مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری، سید نذیر حسین محدث دھلوی، مولانا انور شاہ کاشمیری، مولانا شمس الحق ڈیانوی، مولانا عبدالسلام مبارکپوری، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مولانا ظفر احمد عثمانی، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا عبدالرشید نعمانی۔

جامعات کے نصاب ہائے حدیث کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ متن حدیث، شروحِ کتب حدیث، اصول حدیث اور علوم الحدیث اور تاریخ حدیث کی کتب سے تعارف بھی شامل کیا گیا ہے۔اس سے حدیث کے شعبے کی تاریخ کا زیادہ وضاحت سے پتہ چلتا ہے۔مختلف یونیورسٹیوں میں اس سلسلے میں کتابیں شامل کی گئی ہیں۔سب سے زیادہ کتب کے نام کراچی یونیورسٹی کے نصاب میں شامل کئے گئے ہیں۔ان کتب میں مئوطا امام مالک۔مسند امام اعظم، مسند امام احمد بن حنبل، کتاب السنن امام شافعی، صحاح ستہ، مسالک اربعہ اور شیعہ مکتب فکر کی تیرہ کتب حدیث کا تعارف شامل نصاب ہے۔تمام یونیورسٹیوں میں متن کیلئے جو کتابیں مقرر کی گئی ہیں ان کے بارے میں تعارفی معلومات نصاب کا حصہ ہیں۔گومل یونیورسٹی (ڈیرہ اسماعیل خان) میں اربعیات، مسند، جامع، صحیح، سنن، مستدرک معجم، مستخرج، صحاح ستہ اور ان کے مؤلفین شامل ہیں۔یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے برصغیر میں علم حدیث میں خدمات کے عنوان سے اس شعبے کو شامل کیا ہے۔

حدیث کی تدریس کے سلسلے میں ایک شعبہ جس میں کافی حد تک اطمینان بخش صورت حال موجود ہے۔وہ حدیث کی اہمیت اااور حجیت کا پہلو ہے۔اس سلسلے میں پاکستانی کی تقریباً تمام یونیورسٹیوں میں اس اعتبار سے بھی یکسانیت پائی جاتی ہے کہ منکرین حدیث کے سنت کے حجت ہونے پر نقطہ نگاہ اور دلائل پر تفصیل سے بحث موجود ہے۔اسی طرح حدیث نبوی کے بارے میں مستشرقین کے نقطہ نگاہ اور ان کے دلائل پر بھی سیر حاصل بحث کی جاتی ہے۔ایک مخصوص و محدود دورانیہ میں ان موضوعات پر جو معلومات طلبہ تک پہنچائی جاتی ہیں وہ مقدار اور معیار کے اعتبار سے اچھی خاصی ہیں۔

حجیت سنت یا حجیت حدیث کے حوالے سے ایک جدید بحث مولانا امین احسن اصلاحی کے

مکتب فکر کی طرف سے سامنے آئی ہے۔اس کے نتیجے میں بہت سی بحثیں، اشکالات پیدا ہوئے ہیں۔ یہ اشکالات بہت گہرے اثرات مرتب کر رہے ہیں۔حدیث اور سنت کے فرق، حدیث اور سنت کے مآخذ تفسیر ہونے کے بارے میں علمی حلقوں میں نئی نئی بحثوں کا آغاز ہوا ہے۔اس نئے نقطہ نگاہ کے بارے میں پورے دلائل کے ساتھ طلبہ کو آگاہ کرنا وقت کی اشد ضرورت ہے۔لیکن سر دست اس سلسلے میں کم از کم ایم اے کی سطح پر ابھی توجہ مرتکز نہیں کی گئی۔اس مقصد کے لئے ضروری ہے کہ اس نئی پیدا ہونے والی علمی بحث کے بارے میں خصوصی نگاہ رکھنے والے ماہرین سے ایم اے کی کلاسز کو توسیعی لیکچرز دلائے جائیں تاکہ حدیث نبوی جیسے نازک موضوع کے بارے میں غلط فہمیوں کے پیدا ہونے سے قبل ہی اس نقطہ نگاہ کا قلع قمع کر دیا جائے۔

یونیورسٹیوں میں متن حدیث کے نصاب کے حوالے سے یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ یہاں صرف متن حدیث ہی کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔سند حدیث کا مطالعہ نصاب میں شامل ہے نہ متن کے مطالعے سے قبل سند کے مطالعے کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔اس لئے سند کے تصور سے یونیورسٹی کے طلبہ عموماً واقف نہیں ہوتے۔اس سلسلے میں دو طرح کا متبادل طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔کہ اول تو نصاب میں وہ کتب شامل کی گئی ہیں جہاں حدیث کی سند کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی یا ایسی احادیث منتخب کی گئی ہیں جو معتبر اور مستند سمجھی جاتی ہیں۔

مثلاً گومل یونیورسٹی میں مشکوٰۃ المصابیح کی منتخب کتب شامل کی گئی ہیں۔پنجاب یونیورسٹی میں محمد فواد عبدالباقی کی کتاب اللؤلؤ والمرجان کی متفق علیہ احادیث شامل کی گئی ہیں۔بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں دیگر کتب کے ساتھ ساتھ مشکوٰۃ المصابیح کی کتاب الصلوٰۃ کی فصول اولیٰ شامل ہیں۔فصول اولیٰ صرف متفق علیہ احادیث پر ہی مشتمل ہے۔اسی طرح اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں بھی مشکوٰۃ کی کتاب الصلوٰۃ میں سے ساٹھ کے قریب احادیث شامل کی گئی ہیں۔اس انتخاب میں مذکورہ کتاب کے کتاب الایمان کے ابتدائی بیس ابواب، کتاب البیوع، کتاب الجہاد، کتاب الامارۃ، کتاب البر والصلۃ، کتاب الذکر والدعا اور کتاب الزہد کے پہلے دس دس ابواب شامل کئے گئے ہیں۔اس طرح کل احادیث کی تعداد 157 بنتی ہے۔ان احادیث میں مکررات شامل نہیں ہیں۔

یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے بھی پاکستان بھر کی یونیورسٹیوں کے نصابات میں یکسانیت اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے ایک نصاب مرتب کر رکھا ہے۔اس نصاب کے بارے میں زیادہ سے زیادہ توازن پیدا کیا جائے۔ یونیورسٹیاں اپنے اپنے مقام پر آزاد ہیں کہ بے شک وہ اس نصاب کی پیروی نہ کریں۔

اس نصاب کی تربیت وتشکیل پورے پاکستان کی یونیورسٹیوں کے شعبہ ہائے اسلامیات کے صدور کی ایک کمیٹی نے 2002ء میں کی ہے۔اس میں ان تمام اساتذہ کی آراء ومشورے شامل ہیں۔متن کے حوالے سے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے نصاب میں صحاح ستہ،مؤطا امام مالک،مؤطا امام محمد، مسند احمد بن حنبل،طحاوی اور اصول کافی میں سے دس دس احادیث منتخب کر کے شامل کی گئی ہیں۔اس طرح کل ایک سو دس احادیث شامل کی گئی ہیں۔اس نصاب میں فقہ کے تمام آئمہ کرام کی مرتب کردہ کتب حدیث کے حصے شامل کئے گئے ہیں۔

بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے متن حدیث کے نصاب میں مسلم شریف میں سے کتاب الزھد، بخاری شریف میں سے کتاب الایمان، مؤطا امام مالک کی کتاب البیوع اور مشکوٰۃ المصابیح کی کتاب الصلوۃ کی فصول اور مسلم شریف کی کتاب الزھد میں 105، بخاری شریف کی کتاب الایمان میں 58، مؤطا امام مالک کی کتاب البیوع میں اور مشکوٰۃ المصابیح میں سے 356 احادیث شامل نصاب ہیں۔اس طرح کل احادیث کی تعداد 528 بنتی ہیں۔اس سال جزوی تبدیل عمل میں آئی ہے اور مؤطا امام مالک کی کتاب البیوع کی بجائے اسی کتاب میں سے کتاب القراض شامل کی گئی ہے۔جس کی احادیث کی تعداد بنتی ہے۔گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان میں متن کا مکمل حصہ مشکوٰۃ المصابیح پر مبنی ہے۔اس نصاب میں مشکوٰۃ کے مندرجہ ذیل حصے شامل کئے گئے ہیں۔

کتاب العلم، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الجنائز، کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب باب الاجارہ۔ باب الوصایا) شامل نصاب حصوں میں کتاب النکاح۔ کتاب القصاص۔ کتاب الحدود۔ کتاب الامارۃ والقضاء۔ کتاب الجہاد۔ کتاب الفتن شامل ہیں۔لیکن کتاب الفتن میں سے ابواب الحوض والشفاعتہ، باب مناقب قریش وذکر القبائل تسمیہ من سمی من بدر تا آخر شامل نصاب

ہیں۔اس طرح گومل یونیورسٹی میں شامل نصاب احادیث کی تعداد تقریباً تین ہزار بنتی ہے۔

نصاب متن کے حوالے سے آزاد کشمیر یونیورسٹی میں کم وبیش پنجاب یونیورسٹی والا نصاب ہی رائج ہے۔یعنی متن میں محمد فواد عبدالباقی کی کتاب اللؤلؤ والمرجان کے کتاب الایمان میں سے ابتداء کی بیس ابواب، کتاب البیوع، کتاب الجہاد، کتاب الامارۃ، کتاب البر والصلہ، کتاب الذکر والدعا اور کتاب الزہد کے پہلے دس دس ابواب شامل نصاب ہیں۔اس طرح کل احادیث کی تعداد 157 بنتی ہے۔

پشاور یونیورسٹی کے متن حدیث کے نصاب میں بخاری شریف ہے کتاب الایمان، مسلم شریف میں سے کتاب الامارۃ ترمذی شریف میں سے کتاب البر والصلۃ۔ابوداؤد شریف سے کتاب الجہاد، نسائی سے کتاب البیوع ابن ماجہ میں سے کتاب الزہد اور موطا امام مالک میں سے کتاب الحدود شامل ہیں۔یہ حصہ 60 نمبروں پر مشتمل ہے۔

کراچی یونیورسٹی کے کلیہ معارف اسلامیہ کے شعبہ القرآن والحدیث کے نصاب کی ایک خاص بات یہ ہے کہ یہاں اصول حدیث یا تاریخ حدیث کا ذکر موجود نہیں ہے۔صرف متن کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس یونیورسٹی کے نصاب کا اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں مختلف فقہی مسالک کی آئمہ کی مدون شدہ کتب حدیث شامل کی گئی ہیں۔اس میں امام ابوحنیفہ کے مسلک سے کتاب الآثار بروایت امام محمد بن الحسن الشیبانی کی کتاب سے باب الصدق الغیبہ والبھتان. باب صلۃ الرحم و بر الوالدین .باب ما یحل لک من مالک ولدك اور باب من دل علی خیر کمن فعلہ شامل نصاب کیے گئے ہیں۔

امام مالک کی موطا سے کتاب الاشربہ۔امام شافعی کی کتاب السنن سے باب ماجائی الصلوٰۃ السفر سے دس احادیث مسند امام احمد بن حنبل میں سے مسند ابی بکر کی ابتدائی دس احادیث۔بخاری شریف سے کتاب البیوع۔باب رفع العلم وقیضۃ باب من سنن سنۃ حسنۃ اوسیۃ ومن دعا الی ھدی اوضلدلۃ۔

ترمذی شریف سے ابواب الوصایا، سنن نسائی کی کتاب الجہاد باب من یجاھد فی سبیل اللہ بنفسه و ماله اورابن ماجہ سے باب النتیه، باب الامل والاجل باب اعداومته علی العمل شامل ہیں۔اس طرح کل احادیث کی تعداد بنتی ہے۔یونیورسٹیوں کے نصابات میں مختلف موضوعات پر احادیث طلبہ تک پہنچانے کے علاوہ یہ مقصد بھی کارفرما نظر آتا ہے۔کہ طلبہ مختلف کتب حدیث اور اسلوب وغیرہ سے بھی آگاہی حاصل کریں۔اسی مقصد کیلئے مختلف کتب حدیث کے مختلف ابواب منتخب کئے گئے ہیں۔مختلف کتب حدیث کے انداز سے متعارف کروانے کے ساتھ ساتھ مختلف فقہی مسالک کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہے۔

مثلاً کراچی یونیورسٹی کے نصاب میں کتاب الآثار امام محمد، موطا امام مالک امام شافعی کی کتاب السنن، مسند احمد بن حنبل، ابوداؤد سنن بخاری شریف شامل ہیں۔اسی طرح بہاول پور، ملتان یونیورسٹیوں میں مختلف کتب سے لئے گئے ہیں۔مختلف یونیورسٹیوں میں حدیث کے نصاب میں بہتری کے سلسلے میں رجحان پایا جاتا ہے۔مثلاً پنجاب یونیورسٹی میں بی اے کا نصاب ایک طویل عرصہ قبل مرتب ہوا تھا۔اب دو سال قبل اس میں بڑی بنیادی تبدیلیاں لائی گئی ہیں۔اس سے پہلے پورا نصاب کتاب الاداب پر مشتمل تھا۔اب طلبہ کو زندگی کے تمام شعبہ جات کے بارے میں بنیادی اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کیلئے عقائد اور معاملات، سیاست، معیشت کے علاوہ نبی کریمؐ کے جامع کریں احادیث شامل کی گئی ہیں۔

پاکستان کی یونیورسٹیوں میں اس وقت مقدار اور معیار کے اعتبار سے حدیث کے جو متون پڑھائے جارہے ہیں ان میں مزید بہتری پیدا کرنے کی ایک صورت یوں ہوسکتی ہے ایف اے سے آگے ایم اے تک مطالعہ حدیث ایک تسلسل کے ساتھ کروایا جائے۔ایف اے کے بعد ایم اے کروانے کے لیے چار سالہ کورس میں داخلہ دیا جائے۔ان چار برسوں میں کم از کم قرآن مجید اور حدیث نبوی چار سال تک مسلسل پڑھائی کی جائے ابتدائی ایک برس میں عربی زبان کی مضبوط بنیاد پیدا کی جائے۔اس مقصد کے حصول کیلئے قرآن وحدیث کو بھی بنیادی بنایا جائے کہ اس سے عربی کی استعداد بھی بڑھے اور قرآن وحدیث کا بھی خاصا حصہ اس کے مطالعے سے گزرے۔

ایم اے کے بعد تخصص کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ یونیورسٹیوں میں قرآن وحدیث، اسلامی قانون وغیرہ میں تخصص کا اہتمام کیا جائے۔ ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے والے ایک سال کیلئے خصوصی طور پر ایک ایک مضمون میں تخصص کریں۔ اس تخصص کیلئے اساتذہ بھی خصوصی طور پر مہیا کئے جائیں۔

اس سلسلے میں پنجاب یونیورسٹی میں کچھ برس قبل شعبہ کو ادارہ یعنی انسٹی ٹیوٹ کا قیام دے کر ایک سے زیادہ ذیلی شعبوں میں تقسیم کر کے تخصص کروانے کے لیے ابتدائی کام ہوا تھا۔ تجویز یہ ہے کہ قرآن وحدیث، سیرت وتقابل ادیان۔ ایم اے شریعہ کے شعبے قائم کئے جائیں۔ لیکن سر دست یہ تجویز کی صورت میں بھی ہے۔

اس سلسلے میں پشاور یونیورسٹی میں نصابات کی منظوری ہو چکی ہے۔ اگر چہ نصابات اچھے خاصے طویل مرتب کئے گئے ہیں۔ یہ نصاب تدریس حدیث کے روایتی طریق کا رنمونہ ہے۔ اس میں اگر چہ لیکن اس نصاب میں مزید گہرائی کی بھی ضرورت ہے اور اسے عمومی تقاضوں اور مسائل کے حوالے سے خاصی تبدیلیاں کرنے کی ضرورت محسوس کی جائے گی۔ اس میں اگر چہ حدیث کے حوالے سے علوم الحدیث کا انداز روایتی ہی رکھا گیا ہے۔ اس نصاب میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ عصری مسائل اور تقاضوں کی روشنی میں کسی حد تک اس میں اصلاح و ترمیم کی جائے۔

پنجاب یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کے لئے ریگولر کلاس کا آغاز ہوا ہے۔ اس میں دو سمسٹروں میں کلاس ورک ہے۔ اس کے بعد تحقیقی مقالہ لکھوایا جائے گا۔ کلاس ورک میں اڑتالیس۔ اڑتالیس کریڈٹ کے دو مضامین حدیث سے متعلق کئے گئے ہیں۔ پہلے سمسٹر میں علوم الحدیث اور دوسرے سمسٹر میں متن حدیث کا مطالعہ کروایا جائے گا۔ اس نصاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حدیث اور مستشرقین کے شعبے میں باقاعدہ طور پر ان مستشرقین کا مطالعہ شامل کیا گیا ہے۔ جنہوں نے حدیث نبویؐ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اس سلسلے میں جوزف شاخت۔ گولڈزوغیرہ کا مطالعہ خصوصی طور پر کروایا جائے گا۔ اسی طرح حجیت حدیث کے بارے میں مختلف نقطہ ہائے نگاہ کا تفصیلی مطالعہ کروانے کا پروگرام، مختلف محدثین کے اخذ حدیث کے اصولوں کا باہمی تقابل بھی شامل

نصاب کیا گیا ہے۔ متن حدیث میں ایسی احادیث شامل کی جارہی ہیں۔ جن کا تعلق مختلف الحدیث، احادیث کے ظاہری تعارض اور احادیث ان کی بنیاد پر فقہا کے دلائل اور اخذ شدہ نتائج بھی شامل نصاب کئے جارہے ہیں۔ اس سے مختلف فقہی اور کلامی مکاتب فکر کے طلبہ کو ایک دوسرے کا نقطہ نگاہ اور اس کے دلائل کو سمجھنے کا موقع میسر آئے گا اور طالب علموں کو وسیع تر بنیاد پر احادیث کا مطالعہ کرنے کا موقع بھی ملے گا۔ مختلف فقہی اور کلامی مسائل کے دلائل کا علم ہوگا۔ اس کے علاوہ سماجی علوم میں حدیث نبوی ؐ کی اہمیت کا پہلو بھی اجاگر کرنے کا خیال ہے کہ معاشریات، نفسیات، اخلاقیات اور سیاسیات وغیرہ کی کیا بنیادیں ہمیں حدیث نبوی ؐ سے میسر آسکتی ہیں۔ اس پہلو کو بطور خاص شامل نصاب کیا جارہا ہے۔ پاکستانی کالجز اور جامعات میں تدریس حدیث نبوی کے حوالے سے یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان اداروں کے طریق تدریس اور مقاصد تدریس اور دینی اداروں میں تدریس حدیث میں نمایا فرق ہے۔ دینی اداروں میں تدریس حدیث میں نمایاں فرق ہے۔ دینی مدارس میں احادیث سے نتائج اور نکات اخذ اور استنباط میں زیادہ فقہی مسائل احکام اور فقہی جزئیات کی طرف توجہ ہوتی ہے اپنے مکتب فکر کے حق میں دلائل تلاش کئے جاتے ہیں اور دیگر مکاتب کی طرف سے اخذ شدہ نقطہ نگاہ کی تاویل کی جاتی ہے۔

نصابِ حدیث کی معاون کتب:

لیکن دیگر اداروں میں فقہی مسائل پر اس قدر توجہ نہیں دی جاتی بلکہ معاشرتی، معاشی اور سیاسی شعبہ ہائے زندگی کے بارے میں نکات کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ اگرچہ ایک حدیث سے مسائل اور نکات اخذ کرنے کے حوالے سے کالج اور یونیورسٹیوں میں اگرچہ وسعت پائی جاتی ہے۔ لیکن یہ وسعت محض سطحی ہوتی ہے۔ اس میں زیادہ تر گہرائی موجود نہیں ہوتی۔ طلبہ عربی سے نابلد ہوتے ہیں۔ مدارس دین سے آنے والے یا وہ طلبہ جن کا ذاتی طور پر کوئی ایسا پس منظر ہو کہ انہیں گھر کے ماحول میں کوئی عربی پڑھانے والا مل گیا ہو یا کالج میں عربی کا استاد میسر آگیا ہو۔ ان کے علاوہ تمام طلبہ عربی زبان سے بالکل نابلد ہوتے ہیں۔ دوسری جانب حدیث کی کتب کے اردو زبان میں تراجم اور تشریحات بہت کم ہیں۔ انہیں جو مواد پڑھنے کو ملتا ہے۔ وہ یا تو عربی میں ہوتا ہے یا طلبہ اسی اردو مواد

تک پہنچ نہیں پاتے۔طلبہ اکثر وبیشتر اردو گائیڈوں پر انحصار کرتے ہیں۔اس سلسلے میں اگر چہ طلبہ کے پاس ترجمان السنتہ مولانا بدر عالم میرٹھی،معارف الحدیث از مولانا محمد منظور نعمانی۔مسلم کی شرح نووی کا ترجمہ از مولانا وحید الزماں موجود ہیں۔لیکن اول تو ان کتب کی تعداد کم ہے۔دوسری یہ مختصر ہیں۔ اس پہلو سے علوم اسلامیہ کے اساتذہ جو حدیث کا پرچہ پڑھاتے ہیں ان پر یہ بھاری علمی بلکہ دینی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایسے بچے جو عربی کتب سے براہ راست استفادہ نہیں کر سکتے یا استفادہ کی صلاحیت نہیں رکھتے ان کیلئے معیاری کتب جو حدیث کی بنیادی کتابوں کے مواد پر مبنی ہوں لکھی جائیں۔معیاری مواد پر مبنی علمی کتب مرتب کرنیکی ضرورت کو پورا کرنا بھی اساتذہ کی زمہ داری ہے اور معیاری پرچے مرتب کر کے بچوں کو معیاری کتب پڑھنے پر مجبور کرنا بھی اساتذہ ہی کی ذمہ داری ہے۔کم از کم کالج کی سطح تک حدیث شریف پڑھانے کا بنیادی ماخذ وہ امدادی کتب ہیں۔جو مختلف اساتذہ نے لکھی ہیں۔ان کتب کے لکھنے میں علمی مقاصد کے علاوہ مالی مفادات وابستہ ہوتے ہیں۔ علمی مقاصد کے تحت لکھی گئی کتب کو چھوڑ کر عام طور پر ستر سے اسی فیصد تک کتب کے پیچھے معیار کی بنیاد یہ بات ہوتی ہے کہ آسان اور مختصر مواد مہیا کر کے وہ طلبہ جو آسانی پسند ہوتے ہیں اور کسی علمی گہرائی میں جانے سے احتراز کرتے ہوئے کم وقت میں امتحان کی تیاری کرنا چاہتے ہیں۔ان کیلئے مختصر اور آسان مواد مہیا کرتے ہیں۔یہ صورت حال ایم اے کی سطح پر بھی وسیع پیمانے پر موجود رہنے اور گائیڈز سے آگے چلتے ہوئے سپر گائیڈز بھی موجود ہیں۔ان گائیڈز اور سپر گائیڈز سے ہزاروں لوگ ہر سال محض اس امید سے دھوکہ کھاتے ہیں کہ شاید قسمت ساتھ دے جائے اور وہ کسی اتفاق سے امتحان پاس کر لیں۔ان گائیڈز کے معیار کا اگر جائزہ لیا جائے تو شاید اس میں مغالطہ نہ ہو کہ یہ مواد ایف اے کی سطح سے بھی نیچے کا ہے۔اگر یہ فرض کیا جائے کہ پاکستان کی دس یونیورسٹیوں میں اوسطاً 500 طلبہ ریگولر طالب علم کی حثیت سے امتحان دیتے ہیں۔اور اس کے مقابلے میں کم از کم دس سے پندرہ ہزار طلبہ پرائیویٹ طالب علم کی حیثیت سے امتحان دیتے ہیں۔ان پرائیویٹ طلبہ میں 95% سے زائد طلبہ ایم اے کی سطح پر گائیڈز اور سپر گائیڈز سے استفادہ کرتے ہوئے محض اپنے مقدر کے امکان کے ساتھ امتحان دیتے ہیں۔ایک بنیادی حقیقت Ground Releaty موجود ہے

کہ ہمارے بچوں میں عربی کتب سے استفادہ کی بالعموم صلاحیت نہیں ہے۔ہمیں ایک طرف اس صلاحیت کو حاصل کرنے اقدامات کو حاصل کرنے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔لیکن کیا اس وقت تک بچوں کو نہایت نچلے درجے کی گائیڈوں کے سپرد کر دیا جائے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ یونیورسٹیوں میں پڑھانے والے اساتذہ کرام عربی مآخذ پر مبنی معیاری کتب مرتب کر کے اس عبوری دور میں بچوں کی راہنمائی فرمائیں۔ یہاں ایک سوال اٹھے گا کہ جب بچوں کو اردو میں مواد حاصل ہوگا تو وہ اسی پر قناعت کر کے بیٹھ جائیں گے۔اس کا حل یہ ہے کہ اس بات کی توقع رکھنا کہ سارے کے سارے طلبہ عربی مآخذ سے استفادہ شروع کر دیں گے۔ کچھ آئیڈل تصور ہوگا۔ یہ بات توقعات میں تو شامل کی جاسکتی ہے۔لیکن سوفی صد توقعات پر پوری نہیں ہوں گی۔اگر اساتذہ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے تو طلبہ بے شک اردو کتب ہی سے استفادہ کریں گے۔لیکن ان کی معلومات کا معیار موجود معیار سے خاصا بلند ہو جائے گا۔

حدیث کا اسلوب امتحان:

پاکستان میں نصاب ہائے حدیث کا جائزہ لیتے ہوئے اس بات پر بھی غور کرنا ضروری ہے کہ ان نصابات کی روشنی میں مرتب ہونے والا امتحانی پرچہ کس معیار کا ہوتا ہے۔امتحانی پرچہ ہمہ گیری اور معیار کی بنیاد پر کسی نصاب کو مقام متعین کرتا ہے۔ہوسکتا ہے کہ نصاب کا پھیلاؤ تو کافی ہو لیکن عملی طور پر اس کی وسعت اور گہرائی کو یوں کم کر دیا جائے کہ پرچے کے اندر سطحیت پیدا کر دی جائے اور اسے چند سوالات تک محدود کر دیا جائے۔اس صورت میں نصاب خواہ کتنا ہی گہرائی اور گیرائی کا حامل ہو۔اس کی افادیت محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔معیار تعلیم میں نصاب استاد اور امتحانی پرچے کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔نصاب خواہ کتنا ہی معیاری ہو اگر امتحانی پرچہ غیر معیاری اور سطحی نوعیت کا ہو تو اس سے نصاب بے وزن ہو جاتا ہے۔استاد بھی اس صورت میں اپنے جوہر دکھاتا ہے۔جب امتحانی پرچے کا ایک بلند معیار موجود ہو۔استاد کی محنت کا امتحانی پرچے پر دارومدار ہوتا ہے۔اس لئے نصاب تعلیم میں بلندی پیدا کرنے کے لیے امتحانی پرچے کا معیاری ہونا ضروری ہے۔اگر امتحانی پرچہ گیس کے گرد گھومتا اور یہ جامد قسم کا ہو تو نصاب بھی جامد بن جاتا ہے۔ وہ بچوں میں شوق مطالعہ نہیں

بڑھاتا۔اس سلسلے میں میرا تجزیہ ہے کہ مختلف یونیورسٹیوں میں پرچے کا معیاراورانداز جامدقسم کا ہے۔ پرچے چند سوالات تک محدود ہیں۔اس سے بچوں میں وسعت مطالعہ کا شوق پیدانہیں ہورہا ہے۔ اس سلسلے میں انقلابی تبدیلی پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ورنہ حدیث کا نصاب محض روایتی مطالعے تک محدود ہو کر رہ جائے گا۔اس سلسلے میں پنجاب یونیورسٹی میں حال میں ایک تبدیلی نافذ العمل ہوئی ہے اور ایک نیا تدریسی اور امتحانی انداز کے تیار کرنے کی طرف پہلا قدم اٹھایا گیا ہے۔اس میں ایک ایسے امتحانی پرچے کا نقشہ دیا گیا ہے۔جس میں پورے نصاب میں سے چھوٹے چھوٹے اجزاءکی صورت میں پرچہ مرتب کرنے کا پروگرام ہے۔یہ چند سوالات کے محدود دائرے سے نکل کر پورے نصاب کا احاطہ کرے گا تو بچے پڑھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ حدیث کا پرچہ ہو یا کوئی اور مضمون ہو۔بچوں کو کم از کم اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ اپنا نصاب یا نصابی کتاب کا مطالعہ تو کریں بچے گائیڈیں پڑھنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔گائیڈ میں پڑھنے اور انہی میں محدود ہو جانے کا ایک جواز یہ پیش کیا جاتا ہے کہ دور دراز کے علاقوں میں کتابیں پہنچ نہیں پاتیں۔لوگوں کو یہ کتابیں میسر نہیں آتیں۔میرے خیال میں اب یہ نقطہ نگاہ بہت پرانا ہو گیا ہے۔اب ہر جگہ ہر کتاب بشرطیکہ کوئی شخص اسے حاصل کرنا چاہتا ہو میسر آسکتی ہے۔

تجاویز وسفارشات:

غرض یہ بات وقت کی اہم ترین ضرورت ہے کہ ہم حدیث شریف کے حوالے سے زیر استفادہ علمی مواد وکتب کے معیار کو بہتر اور بلند کریں۔بچوں میں شوق مطالعہ بڑھائیں یہ کام محض ترغیب سے نہیں ہو سکے گا بلکہ امتحانی پرچے کے معیار کو بہتر بنا کر اور Guess اور روایتی سوالات سے نکال کر اسے مکمل نصاب پر حاوی بنائیں گے تو حدیث کے طالب علموں کا علمی معیار بہتر ہو سکے گا۔ مختلف وجوہ کی بنا پر پاکستان کے کالجز کو یونیورسٹیوں کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ان کالجز میں سٹاف کا مسئلہ بڑا نازک ہوتا ہے۔اکثر وبیشتر ایف اے، بی اے اور ایم اے کو پڑھانے والے اساتذہ ایک ہی ہوتے ہیں۔یعنی ایک استاد کو اکثر اوقات ایف اے اور بی اے کی کلاسز کے ساتھ ایم اے کی کلاسز بھی لینی ہوتی ہیں۔شاید ہی کوئی ایسا کالج ہو جس میں اسٹاف کی کمی کا مسئلہ نہ ہو۔ان حالات میں

حدیث پڑھانے والے اساتذہ کو یہ مسئلہ درپیش ہوتا ہے کہ وہ یک سوئی کے ساتھ ایم اے کی کلاسز کو وقت نہیں دے پاتے۔اور معیار تدریس اپنے اصل تک نہیں پہنچ پاتا۔اس سلسلے میں یہ تجویز کیا جاسکتا ہے کہ حکومت اور سر براہان ادارہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ جب ایم اے کی کلاسز کا اجراء کرتے ہیں تو سب سے پہلے ایم اے کو پڑھانے والے اساتذہ کے عملی معیار کا جائزہ لیں۔اگر سٹاف میں کمی ہو تو اس وقت تک کلاسز شروع نہ کی جائیں جب تک اس کمی کا ازالہ نہ کرلیا جائے۔یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ معیار تعلیم اور طلبہ کے حقوق کا مسئلہ ہے کہ محض سیاسی دباؤ اور شہرت کی خاطر ایم اے کی کلاسز شروع تو کردی جائیں لیکن طلبہ کے علمی معیار کا لحاظ نہ رکھا جائے۔یہ بات بھی ملحوظ رکھی جائے کہ ایم اے کی کلاسز کو پڑھانے والے اساتذہ سینئر اساتذہ میں سے لئے جائیں اور انہیں صرف ایم اے ہی کی کلاسز دی جائیں۔تدریس حدیث کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے ایک تجویز یہ بھی ہوسکتی ہے کہ ایم اے کی کلاسز کو پڑھانے والے اساتذہ کو پی ایچ ڈی کرنے پر مجبور کیا جائے۔اگر چہ اس سلسلے میں اب یہ ضابطہ نافذ ہوگیا ہے۔کہ انیسویں اور بیسویں سکیل میں براہ راست سلیکشن کیلئے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنا ضروری قرار دے دیا گیا ہے۔پی ایچ ڈی میں کوئی استاد اسی مضمون میں سے عنوان کا انتخاب کرے جو اس کا تدریسی مضمون ہے۔اگر چہ یہ ایک عمومی تجویز ہے لیکن اس کا ایک تعلق حدیث کے ساتھ بھی ہے کہ تدریس حدیث کے معیار کو ایم اے کی سطح پر بہتر بنانے کے لیے یونیورسٹی علم سر پرست کا کردار ادا کرتے ہوئے ملک کے نامور ماہرین حدیث کی مدد سے ہر سال ایک ہفتہ کیلئے ریفریشر کورس کا اہتمام کیا جائے۔اس میں تحقیقی مقالات پڑھے جائیں۔نئی نئی تحقیقات سے انہیں آگاہ کیا جائے۔احادیث سے استنباطات اور لاتعداد دیگر پہلوؤں پر انہیں معلومات مہیا کی جائیں۔

مختلف یونیورسٹیوں میں بی اے اور ایم اے کی سطح پر جن احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس میں اگر چہ عقائد، عبادات، معاملات خصوصاً کتاب الاداب کو شامل کیا گیا ہے۔تاہم اس پہلو کی طرف بھی پورے اہتمام اور دلائل کے ساتھ توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ کم از کم ایم اے کی سطح پر سماجی علوم میں حدیث کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔احدیث کا ترجمہ یا کسی حدیث سے محض روایتی

طور پر کچھ مسائل اخذ کر لینا کافی نہیں بلکہ حدیث کے مجموعی مطالعے اور تحقیق کے نتیجے میں اگر سماجی علوم کی اساسیات فراہم کرنے، سماجی علوم کی ترقی وارتقاء اور دیگر نظاموں کے ساتھ حدیث کی بنیاد پر تقابلی مطالعے کو بھی شامل نصاب کر لیں تو اس کے نتیجے میں ہم حدیث کی اہمیت کو زیادہ موثر اور بہتر طور پر پیش کر سکتے ہیں۔

حوالہ جات

١ النحل، ١٦:۴۴

٢ النحل، ١٦:٦۴

٣ النساء، ۴:١٠۵

۴ الاحزاب، ٣٣:٢١

۵ الحشر، :٧

٦ مشکوۃ باب ری الحجار

٧ النساء، ۴:١١٣

٨ البقرۃ، ٢:٢٣١

٩ النساء، ۴:٨٠

١٠ النور، ٢۴:۵٢

١١ الاحزاب، ٣٣:٧١

١٢ النور، ٢۴:۵۴

١٣ الاحزاب، ٣٣:٣٦

١۴ النساء، ۴:١١۵

١۵ الانفال، ٨:۴٦

١٦ ابن عبدالبر، جامع بیان العلم ٢/١٨٠